بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال وجواب

بنجر خراجی زمین کے احیاء کے ضمن میں

ابو تقی ال مقداسی کی جانب سے

سوال:

اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ،

یہ زمین کے متعلق سوال ہے جو درج ذیل ہے:

'اسلام کا معاشی نظام' کتاب میں زمین کے موضوع کے مطالعے اور اس سے متعلق دلائل جاننے کے بعد یہ بات مجھے واضح ہوئی کہ زمین عشری یا خراجی ہی ہو سکتی ہے۔ اس میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ خراجی زمین کا اصل ہمیشہ ریاست کا ہوتا ہے جبکہ اس سے ہونے والے فوائد فرد کو ملتے ہیں۔ اس ضمن میں بھی اس میں کافی دلائل موجود تھے۔ سوال صفحہ نمبر 136 پر مزکور بنجر زمین کا احیاء کرنے سے متعلق ہے جس کے متن میں یہ درج ہے۔۔"جو کوئی خراجی علاقے کی بنجر زمین پر کاشت کرتا ہے جہاں پر اس سے پہلے کوئی خراج عائد نہیں تھا اگر وہ مسلمان ہے تو وہ زمین اور اس زمین کے رقبے اور اس کے فوائد کو اپنے تسلط میں رکھ سکتا ہے اور اگر وہ غیر مسلم ہے تو صرف اس کے فوائد پر ہی اس کا تسلط ہو گا"۔ تو جو خراجی زمین کی اصل کے تسلط کے ضمن میں پہلے بیان ہو چکا ہے اور اب اس پیراگراف میں بیان ہوا ہے اس سے میں کیسے مطابقت قائم کروں؟ اور خاص طور سے جب آخری پیراگراف میں کوئی دلائل موجود نہیں ہیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب:

زرعی اور بنجر زمینوں کے متعلق علیحدہ احکامات ہیں جو کہ شرعی دلائل کی بنیاد پر ان کے ضوابت کو قائم کرتے ہیں۔ ہم ان کی وضاحت درج ذیل طریقے سے کریں گے:

اوّلاً: زرعی زمین کے دلائل جو یہ ہیں:

1: مسلمؒ نے حضرت جابرؓ سے روائت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ، وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ "ندی یا بارش سے سینچی زمین پر عشر (دسواں) عائد ہو گا اور پانی کے پہیے کے ذریعہ کرنے پر نصف عشر عائد ہو گا" (یہی حدیث کچھ اس طرح بیان بھی ہوئی ہے "ندی یا بارش سے سیراب کی گئی زمین پر عشر (دسواں) اور جانوروں کے ذریعے سیراب کی گئی پر بیسواں حصہ لاگو ہو گا)۔ یہ متن عام ہے اور یہ ساری زرعی کاشت کی عشری زمینوں پر عائد ہوتا ہے جب تک کہ اس عام کو خاص کرنے کا کوئی متن موجود نہ ہو۔

2: فتوحات کے بعد مفتوحہ زمینوں کے متعلق مسئلہ پیش آیا جو کہ اس عام متن سے باہر تھا اور ان کے لئے خراج عائد کیا گیا۔ ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ،حدثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ قَبِلَ إِسْلَامَهُ، وَأَحْرَزَ إِسْلَامُهُ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا الْأَرْضَ، فَإِنَّهَا فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَمْ يُسْلِمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ فِي مَنَعَةٍ"یزید بن ہارون نے ابو ذب اور انھوں نے الظہری سے بتایا کہ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ وصول کیا۔ الظہری نے کہا' جس نے بھی ان میں سے اسلام قبول کیا ان کا اسلام قبول کر لیا گیا اور اسلام کی قبولیت نے ان کی جان اور مال کے تحفظ کو قائم کر دیا سوائے ان کی زمین کے۔ اس لئے کہ یہ زمین مسلمانوں کے لئے فے ہے کیوں کہ انہوں نے شروعات میں اسلام قبول نہیں کیا جب وہ امن میں تھے"۔ سواد (عراق) کی انہیں زمینوں کے متعلق حضرت عمرؓ نے یہی فیصلہ کیا جب انہوں نے کہا"لوگوں کی زمینوں کو ان کو لوٹا کر اس پر خراج لگانا ہی مجھے زیادہ درست معلوم ہوا۔"

عام کے حکم کا اطلاق اس کی عمومیت پر ہوتا ہے۔"دارالاسلام کی ہر زرعی عشری زمین پر زکوۃ عائد ہے۔" احکام شرعیہ کے مطابق یہ اس عام متن کے باہر نہیں ہوگا جب تک کہ 'خراجی زمین' کے متعلق کوئی دوسرا شرعی متن اس کو خاص نہ کرے۔ یعنی دارالاسلام کی ہر زرعی زمین عشری ہے جب تک کہ کوئی خاص دلیل اس خاص زمین کے بارے میں اشارہ نہ کرے۔ یہ ہماری کتب میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔

دوئم: بنجر زمین سے متعلق مندرجہ ذیل دلائل شامل ہیں۔

1: البخاریؒ حضرت عائشہؓ سے روائت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا،مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ"جو کوئی ایسی زمین کی کاشت کرتا ہے جو کسی کی نہیں ہے تو اس پر اس کا حق ہے"۔

ترمزی میں ایک حدیث درج ہے جو حضرت سعید بن زیدؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا،مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ"جو کوئی بنجر زمین کا احیاء کرتا ہے تو وہ اس کی ہے"۔ یہ حدیث ابو داؤد میں بھی درج ہے۔

جو کوئی زمین کا احیاء کرے وہ اس کی ہے اور یہ متن عام ہیں۔ اگر وہ عشری زمین کا احیاء کرتا ہے تو وہ اس کا مالک ہے اور اگر وہ مسلمان ہے تو وہ عشری ہی رہے گی جس پر زکوۃ واجب ہوگی۔ اور اگر اہل ذمّہ نے اس کا احیاء کیا ہے تو اس پر خراج عائد ہوگا یہ اس لئے کیونکہ کافر پر زکوۃ عائد نہیں ہوتی مگر زرعی زمین ہونے کے ناطے وہ غیر محصول نہیں رہ سکتی۔ زکوۃ یا خراج اس پر ضرور عائد ہوگا۔

اگر خراجی زمین کا احیاء ہوا ہے تو زمین خراجی ہوگی، چاہے اس کا احیاء کرنے والا مسلمان ہو یا اہل ذمہ کا کافر۔۔۔ یہی 'الخراج' کے مصنّف ابو یوسف کا قول ہے جب انہوں نے کہا"الحسن ابن عمارہ نے اظہری سے اور انہوں نے سعید بن مصیب سے روائت کی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا"جو کوئی بنجر زمین کا احیاء کرتا ہے وہ اس کی ہے، اور جو کوئی اس پر باڑ لگالیتا ہے اس کا اس پر تین سال کے بعد کوئی حق نہیں"۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اُس بنجر زمین سے متعلق ہے جس پر کسی کا مالکانہ حق نہ ہو۔ تو جو کوئی اس کا احیاء کرے وہ اس کی ہو جاتی ہے اور وہ اس پر کاشت کر سکتا ہے، کرائے پر دے سکتا ہے، اس سے نہر کھود سکتا ہے اور اپنے مصالح کے مطابق اس پر کچھ بھی تعمیر کر سکتا ہے۔ اگر وہ عشری زمین تھی تو وہ اس پر عشر (زکوۃ) دے گا اور اگر وہ خراجی زمین تھی تو وہ اس پر خراج دے گا۔

نتیجتاً اگر ایک مسلمان عشری علاقے میں ایک زمین کا احیاء کرتا ہے تو وہ عشری ہو گی اور وہ اس کے رقبے اور اس کے فوائد کا مالک ہو گا؛ اور وہ اس کی پیداوار کا دسواں یا اس کا نصف اس کی زکوۃ دے گا۔ اور اگر اہل ذمہ کے کسی فرد نے اس کا احیاء کیا ہے تو اسی طرح وہ بھی اس کے رقبے اور اس کے فائدے کا مالک ہے اور وہ اس پر خراج دے گا کیوں کہ اس پر زکوۃ عائد نہیں ہوتی۔ یہ اسلام کا معاشی نظام کتاب کی اس ضمن میں تشریح ہے۔"جو کوئی عشری بنجر زمین کا احیاء کرتا ہے تو وہ اس کے رقبے اور اس کے فوائد کا مالک ہے چاہیں وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان۔ اس زمین پر مسلم زمین دار پر اس کی کھیتی اور پھلوں پر زکوۃ عائد ہو گی اگر وہ نصاب تک پہنچتی ہے۔ جبکہ غیر مسلم خراج دے گا نہ کہ عشر کیونکہ وہ اہل زکوۃ میں سے نہیں ہے اور زمین کو بغیر عشر یا خراج لیے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

اور اگر وہ خراجی زمین کا احیاء یا کاشت کرتا ہے تو وہ اس کی ہے اور زمین خراجی رہے گی یعنی زمین کے فوائد کا تو وہ مالک ہے لیکن اس کے رقبے کا نہیں۔ اس پر خراج عائد ہو گا اور اگر اس کی کاشت مسلمان نے کی ہے تو اس کی پیداوار پر زکوۃ لگے۔ لیکن اگر اس کی کاشت اہل ذمہ (کافر) نے کی ہے تو اس پر خراج ہی لگے گا یہ اسلام کا معاشی نظام کتاب کی اس سے متعلق تشریح ہے:"جو کوئی خراجی علاقے کی بنجر زمین کی کاشت کرتا ہے جہاں پر اس کے بنجر ہونے سے پہلے اس پر خراج لگ چکا ہے تو وہ صرف اس کے فائدے کا مالک ہے رقبے کا نہیں چاہے زمیں دار مسلمان ہو یا غیر مسلمان۔ ایسے زمیں دار پر خراج دینا واجب ہے کیونکہ وہ مفتوحہ زمین ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ خراج رہے گا چاہے وہ مسلمان کی ملکیت میں ہو یا غیر مسلم کی۔

2: عشری اور خراجی زمین کا احیاء کر کے اس پر ملکیت قائم کرنا اس عمومی متن سے باہر نہیں ہے۔ اس طرح عشری کا حکم عشری کے ضمن میں ہے اور خراجی کا خراجی کے تعلق سے ہے جب تک کہ کوئی مخصوص حکم مخصوص معاملے میں اس کے خلاف نہ ہو۔ خراجی علاقے کی بنجر زمین کی کاشت کا تجزیہ کرنے پر یہ معاملہ منکشف ہوتا ہے جو کہ یہاں کے ایک معاملے کے متعلق متن میں مزکور ہے کہ زمین ایک مسلمان کے احیاء (کاشت) کرنے پر عشری بن جاتی ہے۔ یہ اس حالت میں ہے جب بنجر زمین خراجی علاقے میں ہو اور اس پر پہلے کوئی خراج عائد نہ کیا گیا ہو۔ جو متن اس معاملے میں نشاندہی کرتے ہیں وہ ذیل ہیں۔

ا: جب مسلمانوں نے عراق کی زمین فتح کی تو عمرؓ نے زرعی زمین پر خراج لگایا۔ عراق میں بنجر زمین بھی تھی مگر عمرؓ نے اس پر خراج نہیں لگایا جس میں وہ زمین بھی شامل تھی جس پر بصرہ اور اس کے گردہ نواح کو قائم کیا گیا۔ جب مسلمانوں نے اس زمین کا احیاء کیا تو اجماع صحابہ سے وہ زمین عشری بن گئی۔ اس طرح سے وہ بنجر خراجی زمین جس پر پہلے سے خراج نہیں لگا اس عمومی حکم سے استثنا ہے اور اس کا ایک مسلمان کے ذریعہ کاشت یا احیاء اس کو عشری بناتا ہے جبکہ وہ طاقت سے فتح کیے ہوئے خراجی علاقے میں ہو۔ یہ ایک سے زیادہ نصوص میں مذکور ہے جس کا ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

العنایہ فی شرح الہدایہ میں بنجر زمین کی احیاء (کاشت) کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کی ایک حدیث کے ضمن میں یوں درج ہے:"جو کوئی بنجر زمین کا احیاء کرے تو ابو یوسف کے مطابق اس کو اس کے دائرہ عمل کی مناسبت سے دیکھا جائے گا۔ اگر اس کا دائرہ عمل خراجی تھا تو وہ خراجی ہو گی اور اگر اس کا دائرہ عمل عشری تھا تو وہ عشری ہو گی۔ بصرہ کے متعلق خراجی کا قیاس ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہؒ کا تھا کیوں کہ اس کا دائرہ عمل خراجی سے نزدیک تھا جس پر عمرؓ نے خراج عائد کیا حالانکہ وہ زمین قیاس کے خلاف مسلمانوں کے کاشت (احیاء) کرنے کے بعد عشری بن گئی۔ اس کی بنیاد اجماع صحابہ ہے۔ العنایہ فی شرح الہدایہ کے مصنف نے لکھا ہے کہ "بصرہ کی زمین کے متعلق یہ قیاس تھا کہ وہ خراجی ہونی چاہیے کیونکہ اس کا دائرہ عمل خراجی کے نزدیک ہے، جبکہ صحابہ نے اس پر عشر عائد کیا اس لئے ان کے اجماع پر قیاس کو چھوڑ دیا گیا۔

-اسی کے مثل دار المختار و حاشیہ میں ابن عابدین کا قول ملتا ہے "ابو یوسف کے مطابق بصرہ کی زمین قیاس کی بنا پر خراجی ہے کیونکہ اس کا دائرہ عمل خراج کے نزدیک ہے مگر قیاس کو اجماع صحابہ کی بنیاد پر رد کر دیا گیا"۔

ان سب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بصرہ کی بنجر زمین پر شروع میں خراج عائد نہیں تھا مگر مسلمانوں کے ذریعے اس کی کاشت اور احیاء کرنے سے وہ عشری بن گئی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بنجر زمین جس پر خراجی علاقے میں ہونے پر خراج عائد نہ ہو وہ مسلمانوں کے کاشت واحیاء کرنے سے عشری بن جاتی ہے۔ اگر اس کو کوئی غیر مسلم کاشت کرے تو متن حدیث کی عمومیت کی بنا پر وہ خراجی ہی رہے گی۔ 'اسلام کا معاشی نظام' کتاب کے مطابق تشریح یہ ہے: "جو کوئی خراجی علاقے کی بنجر زمین پر کاشت کرتا ہے جہاں پر اس سے پہلے کوئی خراج عائد نہیں تھا اگر وہ مسلمان ہے تو وہ زمین اور اس زمین کے رقبے اور اس کے فوائد کو اپنے تسلط میں رکھتا ہے اور اگر وہ غیر مسلم ہے تو صرف اس کے فوائد پر ہی اس کا تسلط ہو گا۔ مسلمان زمین دار کو اس پر عشر دینا ہو گا اور اس پر کوئی خراج نہیں ہو گا جبکہ غیر مسلم مالک کو خراج دینا ہو گا جیسے کہ فتح کے وقت وہاں کے کفّار پر خراج عائد تھا۔

اس طرح سے آپ کو آپ کے سوال کا جواب ہی نہ ملا بلکہ بنجر زمین کی کاشت سے متعلق ساری فروعات کی وضاحت بھی ہو گئی۔ اللہ آپ کا محافظ رہے۔

آپ کا بھائی

عطا بن خلیل ابو الرشتہ

2 محرم 1438ہجری

3اکتوبر2016